

مسیح کے حضور آنا  
نمبر 3509  
ایک خطبہ  
شائع شدہ بروز جمعرات، 27 اپریل، 1916  
ادا کردہ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن  
بروز خُداوند، شام، 27 جون، 1868

"جس کے پاس آ کر۔"  
پطرس 1:4-2

ان تین الفاظ میں سب سے پہلے ایک مبارک ہستی کا ذکر ہے، جو "جس" کے ضمیر سے ظاہر ہے—"جس کے پاس آ کر۔" نجات کے راستہ میں ہم فقط یسوع مسیح کے پاس آتے ہیں۔ ہیئتسمہ کے پاس آنا، تصدیق کے لیے آنا، یا مقدسات کے لیے آنا، سب بے فائدہ ہے جب تک ہم مسیح یسوع کے پاس نہ آئیں۔ جو چیز جان کو بچاتی ہے وہ نہ کسی انسانی کابن کے پاس آنا ہے، نہ ہی خُدا کے مقدسوں کی جماعتوں میں شامل ہونا، بلکہ فقط یسوع مسیح کے پاس آنا ہے—وہ عظیم اور سربلند نجات دہندہ، جو ایک وقت مقتول ہوا مگر اب جلال میں تخت نشین ہے۔  
تمہیں اُسی کے پاس پہنچنا ہوگا، ورنہ تمہاری جان کے لیے کوئی ٹھوس بنیاد موجود نہیں۔

جس کے پاس آ کر۔" پطرس سب مقدسوں کو یسوع کے پاس آتے ہوئے بیان کرتا ہے، اُس کے پاس جیسے ایک زندہ پتھر کے، اور انہیں اُس پر تعمیر کیا جاتا ہے؛ اور کوئی دوسرا بنیاد نہیں رکھ سکتا سوا اُس کے جو رکھ دی گئی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ مسیح کے سوا کسی اور کے پاس آ کر نجات پائی جا سکتی ہے، اُس نے ایمان کا انکار کیا اور راستی سے بالکل برگشتہ ہو گیا۔  
متن میں مذکور "آنا" ایک ایسا لفظ ہے جسے کلام مقدس میں کبھی سننے، کبھی بھروسہ کرنے یا ایمان لانے، اور اکثر نگاہ کرنے سے سمجھایا گیا ہے۔

جس کے پاس آ کر۔" مسیح کے پاس آنا جسمانی حرکت سے مراد نہیں، کیونکہ وہ آسمان میں ہے، اور ہم وہاں تک جسمانی طور پر نہیں پہنچ سکتے؛ بلکہ یہ ایک عقلی، روحانی آنا ہے—ایک لفظ میں، یہ اُس پر بھروسہ کرنا ہے، اُس پر توکل کرنا ہے۔ جو کوئی یسوع مسیح کو خُدا مانتا ہے، اور گناہ کا مقررہ کفارہ جان کر اُس پر اعتماد کرتا ہے، وہی اُس کے پاس آیا ہے؛ اور یہی آنا جان کی نجات کا وسیلہ ہے۔  
جو کوئی دنیا کے کسی بھی کنارے پر یسوع مسیح پر بھروسہ کرتا ہے، اور اُسی پر اپنی خطاؤں کی معافی اور مکمل نجات کے لیے انحصار کرتا ہے، وہ نجات پا چکا ہے۔

ایک اور بات پر غور کریں کہ اس فقرہ کا فعل حال میں ہے: "جس کے پاس آ کر"—نہ کہ "جس کے پاس آ چکے"، اگرچہ ہمیں اُمید ہے کہ ہم میں سے کئی آ چکے ہیں۔ لیکن نجات کا راستہ یہ نہیں کہ ایک بار مسیح کے پاس آئیں اور پھر بھول جائیں، بلکہ یہ ہے کہ مسلسل آتے رہیں، ہمیشہ اُس کے پاس آتے رہیں۔

ایماندار کی روح کی یہی حالت ہے—ہمیشہ مسیح پر بھروسہ رکھنا، جیسا کہ اُس نے راستبازی کی زندگی کے ابتدائی لمحہ میں کیا تھا، ویسا ہی بعد میں بھی؛ جب وہ خُدا سے رُوحانی قربت میں ہو، یا جب اُس کا دل آسمانی کیفیت سے لبریز ہو—ایسے وقت میں بھی اُسی طرح اُس پر تکیہ کرنا چاہئے جیسے اُس لمحے میں جب وہ ایک کانپتا ہوا تائب تھا، اور اُس نے کہا تھا، "اے خُدا، مجھ گناہگار پر رحم کر۔"

مسیح کی طرف ہمارا آنا ہمیشہ جاری رہتا ہے، اُس پر ہمارا انحصار بھی مسلسل رہتا ہے، اور اُس کے بیش قیمت خون کی طرف ہماری نگاہ ہمیشہ مائل رہتی ہے۔

پس، میں اس شام ان تین الفاظ کو یوں لوں گا—یہ الفاظ ہماری پہلی نجات کو بیان کرتے ہیں، مسیحی زندگی کو بیان کرتے ہیں، اور بالآخر ہمارے رُخصت ہونے کو بھی، کیونکہ وہ بھی دراصل یہی ہے کہ ہم مسلسل مسیح کی طرف آتے رہیں، یہاں تک کہ ابد تک اُس کی آغوش میں ہوں۔  
پس اول، یہ تین الفاظ نہایت دُرستی سے بیان کرتے ہیں۔۔۔

ایماندار کی پہلی نجات :

یہ مسیح کے پاس آنا ہے۔ میں یہاں موجود بہتوں کے تجربے کو بیان کرنے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو تم میں سے بہترے کھڑے ہو کر اس پر "ہاں، ہاں" کہہ سکتے ہو۔ جب ہم اُس فضل کے کام کو جو ابتدا میں ہمارے ساتھ ہوا، بیان کرتے ہیں، تو ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کے پاس آنا ہمارے لیے ایک نہایت سادہ امر تھا؛ لیکن اگرچہ یہ سادہ تھا، ہم میں سے بعض کو اسے سمجھنے میں بہت دیر لگی۔ دنیا کی سب سے آسان بات یہی ہے کہ یسوع کی طرف نگاہ کریں اور جنیں، اُس زندگی بخشنے والی نہر سے پی لیں، اور اپنی پیاس کو ہمیشہ کے لیے بجھا ہوا پائیں۔

لیکن باوجود اس کے کہ یہ اس قدر صاف اور واضح ہے کہ دوڑتا ہوا بھی اُسے پڑھ لے، اور خوشخبری کو سمجھنے کے لیے کسی بڑے فہم کی ضرورت نہیں، تب بھی ہم ادھر ادھر پھرتے رہے، اور برسوں تک تلاش کرتے رہے، جب تک کہ ہم نے مسیح یسوع میں وہ سادگی نہ پائی۔ ہم میں سے اکثر پنلوپی کی مانند تھے، جو دن کو سوت کاتتی اور رات کو اُسے کھول دیتی۔ ہم نے بھی یوں ہی کیا۔ ہم نے خیال کیا کہ ہم کچھ ترقی کر رہے ہیں۔ ہمیں کچھ نشانیاں دکھائی دیں۔ ہم نے کہا "ہاں، ہم بہتر حالت میں ہیں، اور نجات ضرور پائیں گے۔" مگر پھر رنج و غم کی رات آئی، اور ہمیں اپنی گناہگاری کا دیدار ہوا، اور جو کچھ ہم نے دن میں کاتا تھا، وہ راتوں رات کھول دیا، اور ہم ویسے ہی خالی رہ گئے۔

اور تم میں سے بعض اب بھی اسی حال میں ہو۔ تم اُس نادان معمار کی مانند ہو جو دیوار بنائے اور پھر اُسی وقت تمام پتھر گرا دے۔ تم تعمیر کرتے ہو، پھر گراتے ہو۔ یا اُس مالی کی مانند ہو، جس نے بیج بوئے، پھول لگائے، لیکن پھر مطمئن نہ ہو کر اُسے بدلنے کا سوچے، اور یوں بار بار آزمائش کرے۔

!افسوس! وہ جتن اور ترکیبیں جن سے ہم خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ مسیح سب کچھ کر چکا ہے ہم سب کچھ کریں گے، پر یہ نہیں چاہیں گے کہ مسیح کی سخاوت سے نجات پائیں۔ ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم اپنی گردنیں خم کریں اور خُدا کی رحمت کو محض گناہگار اور نااہل ہونے کی حالت میں قبول کریں۔

کچھ لوگ بڑی باقاعدگی سے اپنی کلیسیا یا عبادت گاہ میں حاضری دیں گے، اور گمان کریں گے کہ اس سے اُن کا ضمیر ہلکا ہوگا۔

اور جب اس سے راحت نہ ملے تو مقدسات آزمائیں گے؛ اور جب اُن سے بھی نجات نہ آئے تو پھر نیک اعمال، رومی رسومات، اور نہ معلوم کیا کیا کچھ ہر قسم کے کام، اچھے، بُرے، بے اثر سب کچھ انسان آزمائے گا، بشرطیکہ اُسے اپنی نجات میں کوئی کردار مل جائے۔ جبکہ باہرکت نجات دہندہ پاس کھڑا ہے، تیار ہے کہ اُسے کامل طور پر بچا لے، اگر وہ فقط خاموش ہو اور اُس کی مہیا کردہ نجات کو قبول کرے۔

اپنے اعمال سے خود کو بچانے کی تمام کوششیں محض خُدا کے ساتھ ابدی زندگی کا گھٹیا سودا ہیں؛ مگر وہ زندگی کبھی کسی قیمت پر فروخت نہ ہوگی، خواہ انسان اپنے دونوں ہاتھوں میں ستارے کیوں نہ تھامے ہو۔ وہ زندگی اُن کو مفت عطا کرے گا جو اُسے چاہتے ہیں۔ وہ اُسے بغیر قیمت اور بغیر زر، اُن سب کو بخشے گا جو آتے ہیں، جو بھوکے اور پیاسے ہیں، اور اُسے اُس کی بخشش کے طور پر لینے کو تیار ہیں۔ لیکن

،برباد ہو وہ نیکی، جیسا کہ مناسب ہے، مکروہ"  
"اور وہ نادان بھی، جو اپنے خُداوند کی توہین کرے

جب کوئی اپنی کسی بھی کوشش یا عمل کو اپنے ایمان کی بنیاد بنا لیتا ہے، اور اُسے خُداوند یسوع مسیح کے خون اور راستبازی کی جگہ پر رکھتا ہے، تو وہ نجات کے راستہ سے ہٹک جاتا ہے۔

میں نے کہا تھا، اے عزیزو، کہ یہ نہایت سادہ بات ہے—واقعی، یسوع پر بھروسا رکھ کر نجات پانا ایک نہایت آسان امر ہے—لیکن ہم میں سے کچھ نے اسے جاننے میں کئی دن صرف کیے۔

کیا میں اُن طریقوں کا مختصر ذکر نہ کر دوں جن سے لوگ طویل عرصہ تک اس سادگی کو نہ سمجھ سکے؟ بعض پوچھتے ہیں، "ایمان حاصل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ وہ قیمتی ایمان جو اکثر سننے کو ملتا ہے، اُسے پانے کا سب سے اچھا وسیلہ کون سا ہے؟"

یہ سوال مجھے ایک دیوانے کی یاد دلاتا ہے جو ایک میز پر کھانے سے بھری پلیٹوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہے، ”مجھے بتاؤ کھانے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ کھانے کا فلسفہ کیا ہے؟“  
تو سامنے والا شخص جواب دیتا ہے، ”اے شخص! میں اس میں کچھ زیادہ دیر نہ لگاؤں گا، اس پر کوئی طویل مقالہ لکھنے کی حاجت نہیں؛ میرے نزدیک سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ کھا لیا جائے

”جب لوگ کہتے ہیں، ”ایمان حاصل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟“

”تو میں کہتا ہوں، ”ایمان لاؤ۔“

”لیکن ایمان لانے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟“

”میں کہتا ہوں، ”ایمان لاؤ۔“

میں تمہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کہہ سکتا۔

”بعض لوگ تم سے کہیں گے، ”ایمان کے لیے دعا کرو۔“

مگر ایمان کے بغیر دعا کیسے کرو گے؟

—”اور اگر وہ کہیں، ”پڑھو، عمل کرو، محسوس کرو تاکہ ایمان حاصل ہو

تو یہ ایک پیچیدہ، چکر دار راستہ ہے۔“

میں انجیل میں ایسی تلقینیں نہیں پاتا۔

”بلکہ ہمارے آقا جب آسمان کو گئے تو ہمیں یہ حکم دیا، ”تمام جہان میں جا کر ساری خلقت کو خوشخبری سناؤ۔“

اور وہ خوشخبری کیا تھی؟

خُداوند کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

”جو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے، وہ نجات پائے گا۔“

اور ہم اس سے زیادہ واضح کچھ نہیں کہہ سکتے

، ”ایمان لا“—یعنی، بھروسا رکھ—”اور بپتسمہ لے“

یہ دونوں باتیں تمہارے سامنے خُداوند مسیح کی مقرر کردہ نجات کا راستہ ہیں۔

اب تم اس میں فلسفہ تلاش کرنا چاہتے ہو، ہے نا؟

مگر ایک بھوکا شخص اپنے سامنے پڑی ہوئی روٹی کے بارے میں کیوں فلسفہ کرے؟

!اے مرد! کھا، اور بعد میں فلسفہ کر لینا

،یسوع مسیح پر ایمان لا

،اور جب وہ خوشی اور سلامتی تجھے حاصل ہو جو اُس پر ایمان لانے سے ضرور ملتی ہے

تب چاہے جتنا فلسفہ کر لینا۔

”لیکن بعض یہ سوال کرتے ہیں، ”میں اپنے آپ کو نجات کے لائق کیسے بنا سکتا ہوں؟“

یہ بالکل اُس آدمی کی مانند ہے، جو کوئلے کی کان یا بھٹی سے آ کر، سیابی اور گندگی سے لت پت ہے، اور جب نہانے کا

”حوض اُس کے سامنے ہو تو کہے، ”میں اپنے آپ کو دھلنے کے لائق کیسے بناؤں؟“

تم فوراً اُس سے کہو گے کہ دھلنے کے لیے جو سب سے بڑی اہلیت ہے، وہ ناپاکی ہے—جو درحقیقت اہلیت کے بالکل اُلٹ ہے۔

پس، مسیح پر ایمان لانے کے لیے کوئی اور اہلیت نہیں سوا گناہگاری کے

کیونکہ گناہگاری ہی وہ حقیقی حالت ہے جو انسان کو مسیح کی طرف لاتی ہے۔

اگر تو بھوکا ہے، تو کھانے کے لائق ہے؛

اگر تو پیاسا ہے، تو پینے کے لائق ہے؛

اگر تو ننگا ہے، تو اُن لباسوں کو پانے کے لائق ہے جو خیرات میں دیے جاتے ہیں؛

اگر تو گناہگار ہے، تو مسیح تیرے لیے ہے، اور تُو مسیح کے لیے؛

اگر تو مجرم ہے، تو معافی کے لائق ہے؛

اگر تُو کھویا ہوا ہے، تو نجات کے لیے موزوں ہے۔

یہی وہ ساری اہلیت ہے جو مسیح طلب کرتا ہے؛

،اور ہر دوسری قسم کی اہلیت کے خیال کو دُور پھینک دے

!بلکہ اُسے ہوا میں اڑا دے

اگر تُو محتاج ہے، تو مسیح تجھے دولت سے بھرنے کو تیار ہے؛

،اگر تُو آ کر اپنے گناہوں کا اقرار کرے

تو فضل سے بھرپور نجات دہندہ تجھے ویسا ہی قبول کرنے کو تیار ہے جیسا تُو ہے۔  
کسی اور اہلیت کی حاجت نہیں۔

لیکن اگر تُو نے اس بات کا جواب دے بھی دیا ہو،  
تو بعض یوں کہیں گے، "ہاں، مگر نجات کا راستہ مسیح کے پاس آنا ہے  
"اور مجھے اندیشہ ہے کہ میں صحیح طریقے سے نہیں آ رہا۔  
!اے افسوس! ہم نجات کے معاملے میں کتنے نادان ہیں  
ہم روزمرہ زندگی میں چھوٹے بچوں سے بھی زیادہ ناسمجھ نکلتے ہیں۔

ایک ماں اپنے چھوٹے بچے سے کہتی ہے،  
"ادھر آ، میرے پیارے، اور میں تجھے یہ سیب دوں گی۔"  
اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُس بچے کا پہلا خیال کس بات پر ہوتا ہے—وہ سیب پر ہوتا ہے۔  
دوسرا خیال اپنی ماں پر ہوتا ہے  
اور آخری بات جو اُس کے ذہن میں آتی ہے  
وہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کس طرح آئے گا۔

ماں نے اُس سے کہا کہ آ  
"اور وہ یہ نہیں کہتا، "لیکن مجھے معلوم نہیں کہ آیا میں صحیح طریقے سے آؤں گا یا نہیں۔  
وہ جیسے تیسے لڑکھڑاتا ہوا آتا ہے  
اور اُسے آنے کے طریقے کی فکر بالکل نہیں ہوتی۔

مگر جب تُو ایک گناہگار سے کہتا ہے،  
"مسیح کے پاس آ، اور تجھے ہمیشہ کی زندگی ملے گی"  
تو وہ اپنے آنے کے سوا کچھ نہیں سوچتا۔  
نہ تو وہ ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں سوچتا ہے  
نہ اُس یسوع مسیح کے بارے میں، جس کے پاس اُسے بلایا گیا ہے  
بلکہ صرف "آنے" کے بارے میں سوچتا ہے  
حالانکہ اُسے اس پر سوچنے کی ضرورت ہی نہیں  
—بلکہ بس یہ کرنا ہے  
—وہی کرنا ہے جو یسوع نے فرمایا  
سادگی سے اُس پر بھروسا رکھنا۔

"کس قسم کا آنا ہے،" جان بنیان کہتا ہے، "جو جان کو نجات بخشتا ہے؟"  
"اور وہ یوں جواب دیتا ہے، "دنیا میں کوئی بھی آنا، اگر وہ فقط یسوع کے پاس ہو، نجات کا باعث ہے۔  
بعض دوڑتے ہوئے آتے ہیں؛  
پہلا ہی پیغام سن کر ایمان لے آتے ہیں۔  
بعض آہستہ آتے ہیں؛  
برسوں لگتے ہیں انہیں اُس پر بھروسا کرنے میں۔  
کچھ گھسٹتے ہوئے آتے ہیں؛  
ہمیشگی آ پاتے ہیں  
دوسروں کے سہارے آنا پڑتا ہے  
پر جب تک وہ آتے ہیں  
اُس نے فرمایا ہے  
جو میرے پاس آئے"  
"میں اُسے برگز نکال نہ دوں گا۔"

تُو شاید دنیا کے سب سے نیچے اور عجیب طریقے سے آیا ہو،  
جیسے وہ شخص جو چھت سے رستیوں کے ذریعے نیچے اُتارا گیا جہاں یسوع موجود تھا  
مگر مسیح کبھی کسی آنے والے گناہگار کو رد نہیں کرتا  
لہذا تُو اپنے "آنے" کو نہ دیکھ  
بلکہ مسیح کو دیکھ

—اُسے خدا سمجھ کر دیکھ  
وہ تجھے بچانے کی قدرت رکھتا ہے؛  
—اُسے زخمی و مردہ انسان کے بیٹے کی مانند دیکھ  
وہ تجھے بچانے کو تیار ہے۔  
اپنے آپ کو اُس کے صلیب کے قدموں میں گرا دے  
اپنے تمام گناہوں کے بوجھ سمیت  
اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دے  
اور یقین کر کہ وہ تجھے بچائے گا۔  
اُس پر بھروسا رکھ کہ وہ ایسا کرے گا  
اور وہ ضرور تجھے نجات دے گا  
کیونکہ یہی اُس کا وعدہ ہے  
اور وہ اپنے کلام سے پھر نہیں سکتا۔

اے، اب "اُنے" کی فکر چھوڑ دے  
اور نجات دہندہ کو دیکھ

ہم نے بعض اوروں سے بھی سنا جو کہتے ہیں  
ہاں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں مسیح پر بھروسا رکھوں، تو نجات پاؤں گا"  
—but—but—لیکن  
میں مکاشفہ کی اُس آیت کو نہیں سمجھتا  
میں حرقی ایل کی اُس بڑی گتھی کو نہیں سلجھا سکتا  
میں تقدیر اور آزاد ارادہ کے بارے میں بہت پریشان ہوں  
"اور میں اس وقت تک یقین نہیں کر سکتا کہ میں نجات پاؤں گا جب تک ان سب باتوں کو سمجھ نہ لوں۔

اب، میرے عزیز، تُو بالکل غلط راستے پر ہے۔  
جب میں "گکس ہیون" سے "بیلیگولینڈ" (شمالی جرمنی) جا رہا تھا  
تو میں نے سمندر کے بیچوں بیچ  
جب زمین کا کوئی نشان نہ تھا  
—تتلیوں کے انبوہ دیکھے  
بے شمار، جو لہروں پر اڑتی پھرتی تھیں۔

اور جب میں بیلیگولینڈ پہنچا  
تو دیکھا کہ ہر موج کے ساتھ  
—بے شمار مردہ تتلیاں ساحل پر آ لگتی تھیں  
پانی میں ڈوبی، فنا ہو چکی۔

اب جان لے کہ وہ تتلیاں تیری مانند تھیں۔  
—تُو چاہتا ہے کہ نکل کر اُس گہرے سمندر میں چلا جائے  
تقدیر، آزاد مرضی، اور جانے کیا کیا۔  
پر وہاں تیرے لیے کچھ نہیں؛  
اور وہاں تیرا کام نہیں  
جیسے تتلی کا سمندر میں کوئی کام نہیں۔  
وہ تجھے غرق کر دے گا۔

کتنا بہتر ہے تیرے لیے کہ آ کر "شیروں کے گلاب" کے سایہ میں پناہ لے—یہی تیری راہ ہے۔  
یہ "وادی کا سوسن" ہے—آ، اور یہیں ٹھہر جا۔  
یہاں تیرے واسطے کچھ ہے  
پر اُس خوفناک گہرے سمندر میں  
جو نہ کنارہ رکھتا ہے، نہ تہ  
تُو گم ہو جائے گا  
اُن بھیدوں کی تلاش میں

جو خُدا نے آدمی سے چھپا رکھے ہیں  
اور اُس تاریکی میں جھانکنے کی کوشش میں  
جہاں خُدا نے وہ سچائیاں چھپا دی ہیں  
جن کا ظاہر ہونا تیرے لیے بہتر نہیں۔

یسوع کے پاس آ۔  
اگر تجھے گریں کھولنی ہیں  
تو نجات پانے کے بعد انہیں کھولنے کی کوشش کر  
لیکن اب تیرا پہلا کام فقط مسیح ہے  
تیرا پہلا فرض اُس کے پاس آنا ہے  
کیونکہ اگر تُو نہ آیا  
تو تیرا ہلاک ہونا یقینی ہے  
اور تیری تباہی ناقابلِ تلافی ہوگی۔

لیکن میں طول نہ پکڑوں۔  
مسیح کے پاس آنا ہے حدِ سادہ بات ہے  
پھر بھی انسان کو یہ جاننے میں کتنا وقت لگتا ہے

ہم آج رات پھر گواہی دیتے ہیں  
کہ سوائے مسیح کے پاس آنے کے  
کسی اور چیز نے ہمیں کبھی اطمینان نہ دیا۔

میرے اپنے معاملے میں  
میں برسوں تک پریشانی و طوفان میں ہراساں رہا  
دلاسہ نہ پایا  
اور میں ہرگز ایمان نہ لا سکا کہ میرے گناہ معاف ہوئے ہیں  
نہ دن کو، نہ رات کو مجھے قرار ملا  
یہاں تک کہ میں نے فقط یسوع پر بھروسہ کیا  
اور اُس وقت سے میرا اطمینان ندی کی مانند بہنے لگا۔

میں نے معافی کی یقینیت میں شادمانی کی  
اور اپنے خُداوند میں فخر سے گایا  
اور تم میں سے بہت سے اسی راہ پر گامزن ہو  
لیکن جب تک تم نے مسیح کو نہ دیکھا  
تمہیں کبھی اطمینان نصیب نہ ہوا۔

تم نے تلاش کی، بار بار کی  
پر تمہاری تلاش بے سود رہی  
یہاں تک کہ تم نے اُس مصلوبِ نجات دہندہ کے پانچ زخموں میں جھانکا  
اور وہاں تمہیں مردوں میں سے زندگی ملی۔

اور ایک بار پھر  
جب ہم مسیح کے پاس آئے  
تو کانپتے ہوئے آئے  
پر اُس نے ہمیں رد نہ کیا۔

ہم نے سوچا کہ وہ ہمارے لیے نہ مرا  
کہ وہ ہمارے گناہ کو دھو نہ سکے گا۔  
ہم نے گمان کیا کہ ہم اُس کے برگزیدہ نہ ہیں  
ہم نے خواب دیکھا کہ ہماری دعائیں فقط پیتل کے آسمان پر گونجتی ہیں  
اور کبھی جواب نہ پائیں گی۔

پھر بھی ہم مسیح کے پاس آئے،  
کیونکہ ہمیں دُور رہنے کی جرأت نہ تھی۔  
ہم اُس کبوتر کی مانند تھے  
جو باز کے تعاقب سے ڈرا ہوا ہے۔

ہمیں خوف تھا کہ ہلاک ہوں گے،  
پر اُس نے نہ کہا  
"تو کانپتے ہوئے آیا ہے"  
"لہذا میں تجھے رد کرتا ہوں۔"

نہیں،  
بلکہ اُس نے ہمیں اپنے محبت کے آغوش میں لیا  
اور ہمارے گناہوں کو مٹا دیا۔

جب ہم یسوع کے پاس آئے، تو ہم کچھ لانے والے نہ تھے  
بلکہ ہم اُس کے حضور ہر چیز پانے کو آئے۔  
ہم بالکل خالی ہاتھ آئے  
اور جو کچھ ہمیں درکار تھا  
وہ سب مسیح میں پایا۔

جیسے لوہے کا کوئی ٹکڑا اگر یہ کہے  
"میں مقناطیس سے لپٹنے کی طاقت کہاں سے لاؤں؟"  
تو مقناطیس جواب دے گا  
"مجھے اپنے قریب آنے دے"  
"اور میں تجھے وہ طاقت بخشوں گا۔"

ہم بھی اکثر سوچتے ہیں  
میں ایمان کیسے لا سکتا ہوں؟"  
میں امید کیسے رکھوں؟  
"میں مسیح کی پیروی کیسے کروں؟"

ہاں،  
پر جب مسیح ہم سے قریب آتا ہے  
تو وہ خود ہمیں سب کچھ مہیا کرتا ہے۔

ہم مسیح کے پاس توبہ لے کر نہیں آتے  
بلکہ توبہ پانے کو آتے ہیں۔  
ہم شکستہ دل ہو کر اُس کے حضور نہیں آتے  
بلکہ شکستہ دلی حاصل کرنے کو آتے ہیں۔  
ہم ایمان لے کر نہیں آتے  
بلکہ ایمان پانے کو اُس کے پاس آتے ہیں۔

سچا ایمان اور سچی توبہ"  
ہر وہ فضل جو ہمیں نزدیک لاتا ہے؛  
بغیر قیمت  
"یسوع مسیح کے پاس آؤ، اور خریدو۔"

—یہی نجات کی پہلی راہ ہے  
"بس مسیح پر بھروسا رکھنا  
اور ہر چیز کے لیے اُس کی طرف دیکھنا۔"

اور پھر، ہم نے واقعی اُس پر بھروسا کیا۔  
ایمان جاننے اور ایمان لانے میں فرق ہے۔  
خُدا کے پاک رُوح کے وسیلہ سے  
ہم صرف ایمان کی باتیں کرنے یا سوچنے تک محدود نہ رہے  
بلکہ ہم نے حقیقتاً یقین کیا۔

اگر حکومت یہ اعلان کرے  
کہ نیوزی لینڈ میں دس ہزار ایکڑ زمین  
بسنے والوں کو مفت دی جائے گی  
تو میں دو شخصوں کا تصور کرتا ہوں  
جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔  
ایک مانتا ہے اور بھول جاتا ہے  
دوسرا مانتا ہے اور سفر پر روانہ ہو جاتا ہے  
تاکہ وہ زمین حاصل کرے۔

پہلا ایمان کسی کو نہیں بچاتا  
—لیکن دوسرا ایمان— عملی ایمان  
وہ ہے جو مسیح کی تلاش میں  
دنیا کے گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے  
،اس جہاں کی ناپاک لذتوں کو ترک کر دیتا ہے  
ہر اور سہارے سے دل اٹھا کر  
اپنے آپ کو نجات دہندہ کی بانہوں میں سونپ دیتا ہے۔

وہ الہی محبت کا سمندر ہے  
نجات اُسے نصیب ہے  
جو اُس میں دلیرانہ چھلانگ لگاتا ہے  
اور اُس کی موجوں پر بھروسا کرتا ہے  
کہ وہ اُسے تھامے رکھیں گی۔

اے میرے سننے والے  
کیا تُو نے یہ کیا ہے؟  
اگر ہاں  
تو تُو یقیناً نجات یافتہ ہے۔  
اگر نہیں  
تو اے خُدا کی بخشش  
تجھے یہ کرنے کی توفیق دے  
اس سے پہلے کہ غروب ہوتا سورج  
افق کے پیچھے چھپ جائے۔

کیا تُو نے کبھی سُنا ہے  
کہ فقط مسیح پر سادہ ایمان  
تجھے نجات بخشتا ہے؟  
یہی وہ پیغام ہے  
جو اِس مُقدّس کتاب کے صفحات میں گونجتا ہے۔  
یہی پولوس کا خوشخبری کا کلام ہے  
وہی واحد انجیل  
جسے ہم برابر سناتے ہیں۔

اِزما کر دیکھ  
اگر یہ تجھے نجات نہ دے  
تو ہم خُدا کے ضامن ہوں گے تیرے واسطے۔



پر یہ ضرور نجات دے گی،  
 کیونکہ خُدا سچا ہے  
 اور وہ خطا نہیں کرتا۔  
 اور اُس نے فرمایا ہے  
 ،جو اُس پر ایمان لاتا ہے، وہ مجرم نہیں ٹھہرتا"  
 ،پر جو ایمان نہیں لاتا  
 ،وہ پہلے ہی سے مجرم ٹھہرا  
 "کیونکہ اُس نے خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہ لایا۔

یوں میں نے حتی المقدور وضاحت سے بیان کیا  
 کہ یسوع کے پاس آنا  
 نجات کا پہلا اور بنیادی کام ہے۔

اور اب، دوسرا نکتہ، اختصار کے ساتھ۔۔۔

## II

تمام مسیحی زندگی کی ایک عمدہ تصویر :

مسیحی ہمیشہ مسیح کے پاس آتا ہے۔ وہ ایمان کو بیس برس پرانا معاملہ سمجھ کر فراموش نہیں کرتا، بلکہ وہ آج بھی آتا ہے، اور کل بھی آئے گا۔ وہ رات کو سونے سے پہلے نئے سرے سے یسوع مسیح کے حضور آئے گا۔ ہم ہر روز یسوع کے پاس آتے ہیں، کیونکہ مسیح اُس کنویں کی مانند ہے جو جھونپڑی کے باہر ہے۔ آدمی اپنی بالٹی نیچے کرتا ہے اور ٹھنڈی پیاس بجھانے والی گھونٹ بھرتا ہے، مگر کل اُسے پھر جانا پڑے گا، اور رات کو بھی جانا ہوگا اگر اُسے تازہ پانی درکار ہو۔ اُسے ہمیشہ اُسی جگہ جانا پڑتا ہے۔

مچھلیاں اُس پانی میں زندہ نہیں رہتیں جو کل تھا، بلکہ اُسے آج کا پانی چاہیے۔ آدمی اُس ہوا سے سانس نہیں لیتا جو اُس نے ایک ہفتہ قبل لی تھی، بلکہ اُسے ہر لمحہ تازہ ہوا درکار ہوتی ہے۔ کوئی یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ چھ ہفتے قبل کے عمدہ کھانے سے سیر ہوسکتا ہے، بلکہ اُسے تو مسلسل کھاتے رہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ "راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔" ہم یسوع کے پاس اُسی طرح آتے ہیں جیسے پہلے آئے تھے، اور ہم اُس سے یوں کہتے ہیں

،میرے ہاتھوں میں کچھ نہیں"  
 صرف تیرے صلیب سے لپٹتا ہوں؛  
 ،ننگا آیا ہوں لباس کو  
 بے بس، تیری نعمت کو تکتا ہوں؛  
 ،نچس ہوں، چشمہ تیری طرف دوڑتا ہوں  
 "اے مخلصی دینے والے، دھو دے، ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

یہی ہے مسیحی کی روزمرہ اور ہر لمحہ کی زندگی۔

لیکن اگرچہ ہم یوں ہر دن آتے ہیں، اب ہم پہلے سے زیادہ دلیری سے آتے ہیں۔ پہلے ہم جھکے ہوئے غلاموں کی مانند آئے، اب ہم آزادی پانے والے انسانوں کی مانند آتے ہیں۔ پہلے ہم اجنبی تھے، اب ہم بھائی بن کر آتے ہیں۔ ہم اب بھی صلیب پر آتے ہیں، لیکن اب وہ گناہوں کی معافی کی خاطر نہیں جتنی کہ اُس سے تسلی پانے کی خاطر آتے ہیں، جو ہمارے واسطے کامل راستبازی لایا۔

ہم یسوع مسیح کے ساتھ پہلے سے زیادہ قریبی تعلق میں بھی آتے ہیں۔ اے بھائیو اور بہنو! مجھے امید ہے کہ تم کہہ سکتے ہو کہ اب تم مسیح سے پہلے سے زیادہ قریب ہو۔ ہمیں ہر وقت اُس کے نزدیک تر آنا چاہیے۔ پرانے مناد مثال دیا کرتے تھے سیاروں کی۔ وہ کہتے تھے کہ مشتری اور زحل دور ہیں، سورج سے تھوڑی روشنی اور گرمی پاتے ہیں، اس لیے اُن کے پاس اپنے چاند، حلقے اور پٹیاں ہیں تاکہ اُن کی کمی پوری ہو۔

ایسے ہی، وہ کہتے تھے، کچھ مسیحی ہوتے ہیں۔ اُن کے پاس دنیوی آرام ہوتے ہیں۔ اُن کے چاند اور پٹیاں۔ لیکن اُن کے پاس اپنے آقا کی زیادہ حضوری نہیں ہوتی، اُن کے پاس نجات کے لیے کافی روشنی ہوتی ہے، لیکن آہ! کتنی تھوڑی۔

لیکن، وہ کہتے تھے، جب تم عطارد پر پہنچو، تو وہ ایسا سیارہ ہے جس کے پاس چاند نہیں ہے۔ کیونکہ سورج ہی اُس کا چاند ہے، پھر اُسے چاند کی کیا ضرورت جب اُس پر سورج کی روشنی اور گرمی کا پورا جوش ہر وقت برستا ہے؟ اور دیکھو! وہ اکتنا چُست سیارہ ہے، کتنی تیزی سے اپنے مدار میں گھومتا ہے، کیونکہ وہ سورج کے نزدیک ہے

آہ! کاش ہم ویسے ہو جائیں—دنیاوی آراموں کے ساتھ یسوع مسیح سے دور نہ ہوں، بلکہ اُس کے نزدیک ہوں، اُس کے ساتھ رفاقت اور شراکت کی فراوانی سے بھرے ہوں، زندگی اور روحانی فعالیت سے معمور ہوں۔ یہ اب بھی آنا ہے، لیکن ایک نزدیکی انداز میں آنا ہے۔

اور میں یہ بھی کہوں گا کہ اب جو آنا ہے، وہ محبت بھرا آنا ہے، کیونکہ اب ہمارے آنے میں وہ محبت پائی جاتی ہے جو پہلے نہ تھی۔ ہم ابتدا میں یوں آئے کہ مسیح سے زیادہ محبت نہ تھی بلکہ ایک جُرات تھی کہ ہم اُس پر بھروسہ کریں، یہ خیال رکھتے ہوئے کہ شاید وہ سخت آقا ہو۔ لیکن اب ہم اُسے سب دوستوں سے بہتر، سب شوہروں سے پیارا جانتے ہیں۔ ہم اُس کی آغوش میں آتے ہیں، اور اپنا سر اُس کے سینے پر رکھ دیتے ہیں۔ ہم خلوت کی عبادت میں اُس کے حضور آتے ہیں، اپنی ساری مصیبتیں اُسے سناتے ہیں، دل کا بوجھ اُس پر ڈالتے ہیں، اور اُس کی محبت ہمارے دلوں میں معمور ہو کر ہمیں ایسی خوشی دیتی ہے جو ہمارے باطن کو وجد میں لاتی ہے، یہاں تک کہ ہمارا دل ہرن کے بچے کی مانند پہاڑوں پر چھلانگیں لگاتا ہے۔

آہ! مبارک ہے وہ آدمی جو یسوع کے زخموں میں جا چھپتا ہے، اور توما کی مانند پکار اٹھتا ہے، "میرا خداوند اور میرا خدا!" یہ کوئی دیوانگی نہیں، بلکہ ہم میں سے بعض کی آزمودہ، ہوشیار، اور سنجیدہ تجربہ کی بات ہے۔ ہم اُس میں خوشی کرتے ہیں، جسم پر کچھ بھروسہ نہیں رکھتے۔ یہ اب بھی آنا ہی ہے، مگر وہ آنا محبت کی گہری شان سے ہے۔

تاہم، خبردار! یہ اب بھی اُسی ہستی کے پاس آنا ہے، اور اب بھی غریب، خاکسار بن کر مسیح کے حضور آنا ہے۔ اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو! میں تم سے بار بار کہہ چکا ہوں کہ جب تم زمین سے ایک انچ بھی بلند ہو جاتے ہو، تو بہت ہی بلند ہو جاتے ہو۔ جب تم اپنے دل میں یہ خیال کرنے لگو کہ تم یقیناً ولی ہو گئے ہو، اور تمہارے پاس کچھ نیکی ہے جس پر بھروسہ کیا جا سکے، تو جان لو کہ وہ سارا فریب دہی کا جال ہے، اور اُسے برباد کرنا لازم ہے۔

یقین جانو، خُدا اپنے لوگوں کو اُن کی اپنی بُنی ہوئی چیتھڑوں سے ملبوس نہیں ہونے دیتا؛ اُنہیں سر سے پاؤں تک مسیح کی راستبازی کا لباس پہننا ہے۔ قدیم بُت پرست کہا کرتے تھے کہ وہ اپنی دیانتداری میں لپٹے ہوئے ہیں، لیکن میرا خیال ہے کہ اُنہیں اپنے اُس لباس کے سوراخوں کا علم نہ تھا، وگرنہ وہ کچھ بہتر تلاش کرتے۔ لیکن ہم خود کو مسیح کی راستبازی میں لپیٹتے ہیں، اور تخت کے سامنے کوئی بھی کروی ایسا شاہی لباس نہیں پہنتا جیسا وہ غریب گناہگار پہنتا ہے، جب وہ یسوع مسیح کی راستبازی اوڑھ لیتا ہے۔

آہ! اے خُدا کے فرزند، ہمیشہ اپنے خداوند پر زندگی بسر کر۔ اُس پر آویزاں رہ، جیسے کہ صراحی میخ پر لٹکی رہتی ہے۔ اپنے محبوب پر تکیہ کر، اُس کا بازو تجھ سے کبھی نہ تھکے گا۔ اُس پر اپنے آپ کو سنبھال، ہمیشہ اُس کے بیش قیمت چشمہ میں دھویا جا، اُس کی راستبازی کو ہمیشہ پہن کر رکھ، اور خُداوند میں شادمان رہ، اور تیری شادمانی کبھی زائل نہ ہوگی، جب تک تو سادہ دلی اور مکمل بھروسے سے اُس پر تکیہ کرتا رہے۔

اور اب، تاکہ تجھے زیادہ دیر نہ روکا جائے، میں آخری نکتہ کی طرف آتا ہوں، جس پر ہم فقط دو چار کلمات عرض کریں گے۔ عبارت یوں ہے

### III

ہمارے رخصت ہونے کا ایک بہت درست بیان :

جس کے پاس آنا ہے۔ "ہم جلد ہی، بہت جلد، اس فانی جسم کو چھوڑ دیں گے۔ مجھے امید ہے کہ تم نے اس پر سوچنا سیکھ لیا" —بے بغیر کسی قسم کے جھرجھری کے۔ کیا تم نہیں گا سکتے

، آہ! میں جلد ہی مرنے والا ہوں،  
وقت تیزی سے گزرتا جاتا ہے؛  
لیکن اپنے خداوند پر بھروسہ کرتے ہوئے  
"میں خوشی کے دن کا استقبال کرتا ہوں۔"

ہم یہاں کیا انتظار کر رہے ہیں؟ جو لوگ دنیا کے سب سے زیادہ مال و متاع رکھتے ہیں، وہ اُسے معمولی اور بے فائدہ پاتے ہیں۔ وہ اس کے استعمال سے ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں ایک سیرابی ہے، مگر یہ ایک امرت دل کے عظیم دل کو مطمئن نہیں کر سکتا۔ ہمارے لیے یہ اچھا ہے کہ اس زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے، اور خاص طور پر ہمارے لیے جن کے لیے وہ خاتمہ ابدیت کے نور سے روشن ہے۔

خیر، موت کا لمحہ ہمارے لیے مسیح کے پاس آنے کا لمحہ ہوگا، اُس کے تخت پر بیٹھنے کا لمحہ۔ کیا تم نے کبھی اس پر غور کیا؟ "جو شخص غالب آئے گا، اُسے میں اپنا تخت دینے دوں گا کہ وہ میرے تخت پر بیٹھے۔" خداوند، خداوند، ہم آپ کے قدموں میں بیٹھنے کے لیے خوش ہوں گے۔ وہ ساری جنت ہمارے لیے کافی ہو گی اگر ہم بس دروازے کے پیچھے چھپنے یا کھڑے ہو کر خادم بننے یا، جیسے مردکائی، بادشاہ کے دربار میں بیٹھنے کی اجازت پائیں۔ نہیں، مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔

ہمیں اُس کے تخت پر بیٹھنا ہوگا، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُس کے ساتھ بادشاہت کرنی ہوگی۔ یہ وہ ہے جو موت تمہیں دے گی — تمہارے اٹھائے ہوئے خداوند کی شاہی میں شاندار شرکت۔

اب اگلا کیا ہے؟ "باپ، میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی جو تُو نے مجھے دیے ہیں، میرے ساتھ جہاں میں ہوں، وہاں ہوں تاکہ وہ میری جلالی دیکھیں۔" تو ہم جلد ہی مسیح کے پاس جانے والے ہیں تاکہ اس کی جلال دیکھیں، اور یہ کتنا عجیب منظر ہو گا! کیا تم نے کبھی اس پر بھی سوچا؟ اُس کی جلال کو دیکھنا کیسا ہوگا؟

میرے کچھ بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ جب وہ جنت میں پہنچیں گے تو وہ خدا کے کچھ کام قدرت میں دیکھنا چاہیں گے اور اسی طرح کی چیزیں۔

مجھے اپنے دل کی بات کہنے دو، میں اس خیال سے زیادہ مطمئن ہوں کہ میں اُس کی جلال دیکھوں گا، صلیب پر لٹکنے والے کی جلال، کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ کوئی ایسی جنت نہیں جو رسول کے بیان کے مطابق ہو، جب وہ کہتے ہیں، "انکھ نے نہیں دیکھا، کان نے نہیں سنا، اور نہ ہی انسان کے دل میں یہ بات آئی کہ جو چیزیں خدا نے اُن لوگوں کے لیے تیار کی ہیں جو اُسے محبت کرتے ہیں۔" لیکن ستاروں کو دیکھنا انسان کے دل میں آیا ہے، اور قدرتی کاموں کو دیکھنا بھی سوچا گیا ہے، مگر وہ خوشیاں جو ہم ذکر کرتے ہیں، اتنی روحانی ہیں کہ رسول کہتا ہے، "انہیں اُس نے اپنے روح کے ذریعے ہم پر ظاہر کیا ہے،" "اور یہی وہ ہے جو اُس نے ظاہر کیا،" کہ وہ میری جلال دیکھیں۔

سنٹ آگسٹن کہا کرتے تھے کہ دو منظر ہیں جنہیں وہ دیکھنا چاہتے تھے — روم کی عظمت، اور پولس کی تبلیغ — ان دونوں میں آخری منظر زیادہ بہتر تھا۔ لیکن ایک تیسرا منظر ہے جس کے لیے کوئی سب کچھ چھوڑ دے، نیپلز دیکھنے یا کچھ بھی دیکھنے کو چھوڑ دے، اگر ہم صرف بادشاہ کو اُس کی خوبصورتی میں دیکھ سکیں۔ کیوں کہ وہ دور کا منظر بھی جو ہم اُس کے بارے میں ایک شیشہ یا دوربین کے ذریعے مدہم طور پر دیکھتے ہیں، روح کو مدھوش کر دیتا ہے۔

ڈاکٹر ہاکر ایک بار اپنے دوست کے ذریعے مدعو ہوئے تھے جو ان سے نیول ریویو دیکھنے کا کہنے آیا۔ انہوں نے کہا، "نہیں، شکریہ، مجھے جانے کی ضرورت نہیں۔" "آپ وفادار آدمی ہیں، ڈاکٹر، اور آپ اپنے ملک کی دفاعی طاقتیں دیکھنا چاہیں گے۔" "شکریہ، مجھے نہیں جانا۔" "لیکن میرے پاس آپ کے لیے ایک ٹکٹ ہے، اور آپ کو جانا ہوگا۔" "نہیں،" انہوں نے کہا، "شکریہ،" اور جب اُن پر زور دیا گیا تو انہوں نے کہا، "آپ نے مجھے اس قدر دباؤ ڈالا کہ مجھے شرمندگی ہو رہی ہے، اور اب مجھے آپ کو بتانا ہوگا — میری آنکھوں نے بادشاہ کو اُس کی خوبصورتی میں دیکھا ہے، اور وہ زمین جو بہت دور ہے، اور اب مجھے اس "دنیا کی تمام شان و شوکت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے جو اس دنیا دکھا سکتی ہے۔"

اور اگر یسوع کا اتنا دور کا منظر یہ کر سکتا ہے، تو پھر اُس کی جلال کو کس طرح دیکھنا ہوگا جب وہ جو پرانے اسکاچ علماء کہتے تھے، "چہرے سے چہرہ دیکھنے کی حالت" میں ہوگا، جب پردہ اٹھایا جائے گا، جب بادل اڑ جائیں گے، اور تم اُسے چہرے سے چہرہ دیکھو گے؟ اہ! وہ طویل منتظر دن کب آنے گا، جب ہم اُس کے پاس آئیں گے تاکہ اُس کے ساتھ سکونت کریں۔

ایک بار پھر، یاد رکھو کہ ہم مسیح کے پاس نہ صرف اُس کی جلال کو دیکھنے کے لیے آئیں گے، بلکہ اُس میں شریک ہونے کے لیے بھی آئیں گے۔ ہم اُس کی طرح ہوں گے، کیونکہ ہم اُسے جیسے وہ ہے ویسا دیکھیں گے۔ جو کچھ مسیح ہوگا، اُس کے لوگ بھی ویسا ہی ہوں گے، خوشی میں، دولت میں، اور عزت میں، اور وہ سب اپنے پورے حصہ کو لے لیں گے۔ کلیسیا، اُس کی دلہن، اُس کے ساتھ اُسی تخت پر بیٹھے گی، اور اُس دائمی فتح کی تمام شان و شوکت میں سے اُس کا آدھا حصہ ہوگا، کیونکہ مسیح اپنی سلطنت کی بیوی کے لیے بخیل نہیں ہے، بلکہ وہ جسے اُس نے دنیا کے آغاز سے پہلے چُنا، اور اپنی خون سے خریدا، اور اپنی راستبازی میں ڈھانپ کر، اور ہمیشہ کے لیے اپنے آپ سے منسلک کیا، وہ اُس کے تمام عطیوں میں مکمل حصہ دار ہوگی جو وہ اپنے پاس رکھتا ہے، ہمیشہ کے لیے۔

اور یہ ہوگا، اور یہ ہوگا، اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگا، تم ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہو گے، ہمیشہ اُس کے پاس آتے رہو گے۔ جب بخیل کا مال پگھل جائے گا، جب فاتح کے اعزاز ہوا میں اُڑ جائیں گے یا بھس کی مانند بھٹی میں جل جائیں گے، جب سورج اور چاند عمر کے ساتھ مدھم ہو جائیں گے اور اس زمین کے سفید ستون سخت زوال کے ساتھ ہلنے لگیں گے، جب فرشتہ ایک پاؤں سمندر پر اور دوسرا زمین پر رکھے گا، اور اُس خدا کی قسم کھائے گا جو زندہ ہے کہ وقت پھر کبھی نہ ہوگا، جب سمندر اُگ کی زبانوں سے چاٹ لیا جائے گا اور عناصر جلتی گرمی سے پگھل جائیں گے، اور زمین اور اُس کے اندر موجود تمام کام جل کر ختم ہو جائیں گے۔ تب، تب تم ہمیشہ کے لیے خداوند کے ساتھ رہو گے، ہمیشہ آرام کرتے ہوئے، ہمیشہ دعوت اُٹھاتے ہوئے، ہمیشہ اُسے عظمت دیتے ہوئے، اُس کی ساری بھرپوریت سے تمہارا وجود بھر جائے گا، ہمیشہ کے لیے۔

تو خدا ہمیں یہ عطا کرے کہ ہم اب مسیح کے پاس آئیں، کہ ہم مسلسل مسیح کے پاس آتے رہیں، کہ ہم اُس کے پاس آئیں تب، تاکہ اگر ہم آج رات اُسے رد کریں تو ہم اُسے ہمیشہ کے لیے رد نہ کریں، تاکہ اگر ہم اُسے بھروسہ نہ کریں تو ہم اُس کی موجودگی سے ہمیشہ کے لیے دور ہو کر مصیبت میں مبتلا نہ ہوں! ہم اب آئیں، مسیح کے واسطے۔ آمین۔

تشریح از سی ایچ اسپرجن  
متی 13:1-8

آیت 1۔ جب وہ پہاڑ سے نیچے اُترے، تو بڑی تعداد میں لوگ اُن کے پیچھے چل پڑے۔ اس کی تعلیم میں ایک کشش تھی، نہ کہ اس نے اپنے عقائد میں کوئی کمی کی، نہ کہ اس نے اپنے احکام کو کم کیا، بلکہ وہ بہت صاف طور پر، بہت گہرائی سے بات کرتے تھے، اور پھر بھی لوگ اُسے سننے آتے تھے۔ انسان کے ضمیر میں کچھ ایسا ہے جو اُسے اُس چیز سے منحرف کر دیتا ہے جو اسے خوشی دیتی ہے، اور وہ اُس چیز کو سننے کے لیے تیار ہو جاتا ہے جو اُسے جھنجھوڑتی ہے۔

—آیت 2۔ اور دیکھو

ہجوم کی پرواہ نہ کرو، اپنی نگاہ اُس ایک شخص پر مرکوز کرو، دیکھو وغیرہ—یہ توجہ کی علامت ہے۔

"آیت 2۔ وہاں ایک کوڑھی آیا اور اُس نے اُسے سجدہ کیا اور کہا، "اے رب، اگر تُو چاہے تو مجھے صاف کر سکتا ہے۔ وہ شہر میں نہیں رہ سکتا تھا، لیکن وہ پہاڑ پر، ہجوم کے کنارے پر مل سکتا تھا، جہاں وہ اُس محبت بھری آواز کو سن سکتا تھا، اور وہ آیا اور اُس نے "اُسے سجدہ کیا، اور کہا، اے رب، اگر تُو چاہے تو مجھے صاف کر سکتا ہے۔" جس میں مجھے کوئی عدم ایمان نہیں نظر آتا، بلکہ ایک بہت مضبوط ایمان نظر آتا ہے۔ "اگر تُو چاہے، میں صاف ہو سکتا ہوں۔" اور یسوع نے جب دیکھا کہ وہ شخص ہر قسم کی ظاہری شکل و صورت سے بے پرواہ ہے، تو اُس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔

—آیت 3۔ اور یسوع نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُسے چھوا

جیسا کہ کوئی اور شخص ہوتا، تو خود کو ناپاک کر لیتا، لیکن اُس نے اُسے صاف کیا جسے اُس نے چھوا۔

3

۔ کہا، میں چاہوں گا؛

یہ ایک ترغیب کا کلمہ ہے۔

3

۔ تو صاف ہو جا۔

یہ طاقت کا کلمہ ہے۔

3

۔ اور فوراً اُس کی کوڑھ کی بیماری صاف ہو گئی۔

مسیح کی عنایت، جو عموماً فوراً اثر کرتی تھی، ایک پل میں کام کرتی تھی، ہمیشہ کے لیے کام کرتی تھی—وہ شخص صاف ہو گیا، دوبارہ کبھی بیمار نہ ہوگا، مکمل طور پر شفا یاب ہوا، کوڑھ صاف ہو گیا۔

4

- اور یسوع نے اُس سے کہا، خبردار کسی کو نہ بتانا؛  
خبر نہ پھیلاؤ، ہجوم پہلے ہی پریشان کن ہے۔ یہ صرف مسیح کی حیا کا معاملہ نہ تھا، بلکہ مسیح کی حکمت تھی کہ ہجوم کو  
تھوڑا سا کم رکھا جائے، کیونکہ وہ لوگ بہت زیادہ تھے جو اُس کے گرد جمع ہو گئے تھے۔

4

- بلکہ تُو اپنا راستہ اختیار کر، اور کابن کے پاس جا، اور وہ تحفہ پیش کر جو موسیٰ نے حکم دیا تھا، تاکہ اُن کے لیے گواہی ہو۔  
جب تک رسمی شریعت موجود تھی، مسیح اس کا احترام کرنے میں بہت محتاط تھے۔ وہ تباہ کرنے کے لیے نہیں آئے، بلکہ وہ  
بنانے اور پورا کرنے کے لیے آئے۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ شخص جا کر کابن سے سرٹیفکیٹ لے کہ وہ صاف ہو گیا۔ شاید اگر وہ  
فوراً نہ جاتے، تو جب یہ معلوم ہوتا کہ مسیح نے اُسے شفا دی، تو سرٹیفکیٹ رد کر دیا جاتا، اور وہ شخص لوگوں میں شامل نہ  
ہو پاتا، اس لیے وہ اُسے فوراً بھیج دیتے ہیں، تاکہ وہ کابن کے پاس جا کر اپنی پیشکش کے ساتھ تصدیق حاصل کرے کہ وہ  
حقیقتاً صاف ہو چکا ہے۔ جب مسیح کے کام کی تصدیق مسیح کی آواز سے ہو جائے، تو وہ حقیقتاً ثابت ہو جاتا ہے۔

5

— اور جب یسوع کفرنحوم میں داخل ہوئے  
جسے میں ان کا مرکزی مقام کہہ سکتا ہوں، ایسا لگتا ہے کہ وہ کچھ وقت یہاں مقیم ہوئے تھے، اور کفرنحوم میں آتے جاتے  
رہتے تھے۔

5

— تو وہاں ایک سواریوں کا افسر آیا  
ایک ایسا افسر جو سو آدمیوں پر قابو رکھتا تھا، اُس وقت کچھ اہمیت رکھنے والا تھا، رومی فوج کا ایک چھوٹا سا دستہ ہیرودیس  
کے علاقے میں مقرر تھا، شاید نگرانی کرنے کے لیے۔

6-5

"- اور اُس نے یسوع سے درخواست کی اور کہا، "اے رب، میرا خادم گھر پر مفلوج ہے، سخت عذاب میں مبتلا ہے۔  
سر رزدن بینٹ ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک قسم کی مفلوجی ہوتی ہے جس کے ساتھ شدید درد ہوتا ہے، اور ہم جانتے ہیں، یہاں تک  
کہ غیر مستند کتابوں سے بھی یہ پتا چلتا ہے کہ ایک آدمی مفلوجی کی وجہ سے سخت عذاب میں تھا—شاید یہ وہی نہیں جو ہم آج  
کل مفلوجی کہتے ہیں۔

7

"- اور یسوع نے اُس سے کہا، "میں آ کر اُسے شفا دوں گا۔  
اس نے یہ نہیں کہا، "میں آ کر اُسے دیکھوں گا"، یہ تو مہربانی ہوتی—اس نے یہ نہیں کہا جو آپ اور میں کہتے، "میں آ کر اُس  
کے ساتھ دعا کروں گا"، یہ تو ہم صرف کر سکتے ہیں—بلکہ اُس نے کہا، "میں آ کر اُسے شفا دوں گا۔  
یہاں انسان کی نرمی اور خدا کی طاقت دونوں کی عکاسی ہے۔

9-8

- سواریوں کے افسر نے جواب دیا اور کہا، "اے رب، میں یہ لائق نہیں کہ تُو میرے چہت کے نیچے آ؛ بلکہ صرف کلمہ

—کہ، اور میرا خادم شفا پا جائے گا۔ کیونکہ میں بھی ایک افسر ہوں  
یہ ایک بڑی بات تھی—ایک ایسا شخص جسے حکم دیا گیا تھا، ایک ایسا شخص جسے اختیار حاصل تھا، اختیار سے سجا ہوا  
تھا، اور اُس نے مسیح کو اُسی حالت میں دیکھا، خدا کی طرف سے بھیجا ہوا، خدائی اختیار کے تحت، آسمانی کمیشن کے ساتھ۔

9

- میرے نیچے سپاہی ہیں: اور میں اس شخص سے کہتا ہوں، جا، اور وہ جاتا ہے؛ اور دوسرے سے کہتا ہوں، آ، اور وہ آتا ہے؛ اور اپنے خادم سے کہتا ہوں، یہ کر، اور وہ کر دیتا ہے۔  
اس نے مزید وضاحت نہیں کی۔ کبھی کبھار افسوس ہوتا ہے جب ہم خدا سے دعاؤں میں چیزوں کی وضاحت کرتے ہیں، جیسے کہ مجھے خوف ہے ہم اکثر کرتے ہیں، خدا جانتا ہے کہ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اور یہاں اُس نے اپنی بات کی وضاحت نہیں کی، ہم اسے بالکل واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ "تو بھی، اے مسیح، خدا کے اختیار کے تحت ہے، اور اُس کی طرف سے بھیجا گیا ہے، اور تجھ میں قدرتی قوتوں کا کنٹرول ہے۔ تجھے صرف کلمہ کہنا ہوتا ہے، اور وہ چلے جاتے ہیں، یہ کر، اور وہ کر دیتے ہیں۔"

10

— جب یسوع نے یہ سنا، تو وہ حیران ہو گئے  
وہ پہلے لوگوں کی بے ایمانی پر حیران ہو چکے تھے، اب وہ ان کے ایمان پر حیران ہیں، تاکہ وہ چیز جو خدا کی حیرت کو چھوٹی ہے، وہ انسان کا بے ایمان ہونا اور انسان کا ایمان ہے۔

10

- اور اُن سے جو اُس کے پیچھے چل رہے تھے، کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں، میں نے اسرائیل میں بھی ایسی بڑی ایمان کی مثال نہیں پائی۔  
یہ شخص اسرائیلی نہیں ہے، بلکہ وہ رومی سپاہی ہے، لیکن میں نے کبھی بھی اُن لوگوں میں اتنا ایمان نہیں پایا جو اسرائیل میں پیدا ہوئے ہوں، جتنا کہ میں نے اس اجنبی میں پایا۔

11

— اور میں تم سے کہتا ہوں، کہ بہت سے مشرق اور مغرب سے آئیں گے  
مختلف زمینوں سے اور دور دراز جگہوں سے۔

11

— اور بیٹھ جائیں گے  
یا آرام اور سکون میں پڑیں گے۔

12-11

— ابراہیم، اسحاق، اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی میں۔ لیکن بادشاہی کے بچے  
جو اسرائیل میں پیدا ہوئے ہیں، جو وعدہ شدہ نسل سے ہیں۔

13-12

- باہر کی تاریکی میں پھینک دیے جائیں گے: وہاں رونا اور دانتوں کا چنا جانا ہوگا۔ اور یسوع نے سواریوں کے افسر سے کہا، اپنا راستہ اختیار کر؛ اور جیسے تو نے ایمان رکھا، ویسا ہی تیرے ساتھ ہو۔ اور اُس کا خادم اُسی گھڑی شفا یاب ہو گیا۔  
یہ بہت ضروری ہے کہ ہم نہ صرف ایمان لائیں، بلکہ جتنا زیادہ ہو سکے ایمان لائیں، کہ ہم اُس سب پر ایمان لائیں جو مسیح نے فرمایا ہے۔ کچھ لوگ جب توبہ کرتے ہیں، تو وہ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ فضل سے گر سکتے ہیں، اور وہ ایسا کرتے ہیں، جیسے کہ ان کا ایمان ہوتا ہے، ویسا ہی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ ابدی زندگی پر ایمان رکھتے اور ہمیشہ کی زندگی کو پکڑ لیتے، تو وہ اُسے پاتے، کیونکہ عموماً یہ اُن کے ایمان کے مطابق ہوتا ہے جو اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔